85419 - شراب كى فروخت سے حاصل كرده كمائى ميں سے مہر كى ادائيگى

سوال

كچھ عرصہ قبل ميں ايك ايسے شخص كى منگيتر تھى جو ايك اجنبى ملك ميں ملازمت كرتا تھا اور اس كى امپورٹ اور ايكسپورٹ كى كمپنى تھى، اور اس نے تين ماه كے بعد ايك عربى ہوٹل كھول ليا اور اس ميں شراب بھى فروخت كرتا تھا اور خود بھى شراب نوشى كرتا تھا، تو كيا اس نے جو مجھے طلاق كے بعد جو باقى مانده مہر ادا كيا ہے وہ حرام ہو گا ؟

نوٹ: جب اس كا رشتہ آيا تھا اور منگنى ہوئى تو مجھے علم نہيں تھا كہ وہ شراب نوشى كرتا ہے اور نماز بھى ادا نہيں كرتا، اس نے مجھے كہا تھا كہ وہ نماز ادا كرتا ہے اور دو بار عمره بھى كيا ہے).

پسنديده جواب

الحمد للہ.

آپ نے جو باقى مانده مہر ليا ہے اس ميں كوئى حرج نہيں چاہے يہ مال آپ كے خاوند نے مذكوره بالا طريقہ سے ہى كمايا ہو اس كى دو وجہيں ہيں:

اول:

اہل علم كا فيصلہ ہے كہ: جب كسى شخص كا مال مخلوط ہو يعنى اس ميں حلال اور حرام دونوں ہوں اور امتياز نہ ہو سكے تو اس كے ساتھ خريدوفروخت اور قرض وغيره كا لين دين كرنا جائز ہے، اور اسى طرح اس سےكھانا بھى جائز ہے.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام نے يہوديوں كے ساتھ لين دين كيا، اور ان كا كھانا بھى كھايا حالانكہ ان كا مال حرام سے پاك نہيں اس ميں ضرور حرام پايا جاتا ہے؛ كيونكہ وہ سود خور ہيں، اور لوگوں كا باطل طريقہ سے مال كھاتے ہيں.

اور امتياز نہ ہونے كا معنى اور مقصد يہ ہے كہ اس مال ميں سے حلال اور حرام كى تميز نہ ہو سكتى ہو، مثلا آپ كے خاوند كى كمائى اور مال ميں شراب كى قيمت بھى تھى اور باقى دوسرے مباح اور حلال كھانے پينے كى قيمت بھى تو اس طرح يہ ايك دوسرے كے ساتھ خلط ملط ہو گيا.

دوسرا:

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ مال تو صرف حرام کمائی کرنے والے پر حرام ہو گا، اور جو اسے مباح طریقہ سے حاصل کرے اس کے لیے حرام نہیں.

اور آپ کے خاوند نے جو مال شراب فروخت کرکے کمایا وہ اس کے خبیث سبب کی بنا پر حرام ہوا، جو کہ صرف آپ کے خاوند پر حرام ہو گا، لیکن آپ نے جو اس سے مہر لیا ہے وہ آپ کے لیے حلال ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا حرام کمائی سے حاصل کردہ مال مثلا جو دھوکہ و فراڈ سے حاصل کیا گیا ہو یا پھر سود سے یا جھوٹ بول کر حاصل کیا گیا ہو یا اس طرح کا کوئی اور غلط طریقہ کے ساتھ تو یہ کمانے والے کے لیےحرام ہے نہ کہ کسی دوسرے پر جو اسے کسی مباح اور جائز طریقہ سے کمائے؛ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کےساتھ لین دین کرتے تھے، حالانکہ وہ حرام کھاتے اور سود لیتے تھے، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ حرام کمانے والے کے علاوہ کسی اور پر حرام نہیں " انتہی

دیکھیں: تفسیر سورۃ البقرۃ (1 / 198).

حاصل یہ ہوا کہ: اس مال سے آپ کا مہر لینا آپ کے لیےمباح ہے اس میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .